

## مدیر کے نام

عمران احمد خان، گڑھی پورہ، مردان

مئی کے ترجمان میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کے فکر انگیز اشارات اور ایک آزاد خیال طبقے کی جانب سے اسلامی تحریکات پر سنگ زنی کے جواب میں نہایت قیمتی مضامین ہیں۔ ان میں برتے ہوئے الفاظ موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں، لیکن جب میں پاکستان کے لاکھوں لوگوں کو دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان مضامین کو مزید آسان الفاظ میں لکھا جائے تو اور زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔

راجا محمد عاصم، موہری شریف، کھاریاں

’المیہ کشمیر: غیروں کا ظلم، اپنوں کا جرم‘ (مئی ۲۰۱۷ء) میں ارشد حسین نے کشمیری عوام کی پاکستان سے گہری وابستگی اور کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے بھارتی مظالم اور پاکستان کے حکمرانوں کی مقدمہ کشمیر کے حوالے سے کمزور پالیسی کی طرف بجا توجہ دلائی ہے۔ محترم سید علی گیلانی نے ’کشمیر: جدوجہد کی موجودہ لہر کا سبق‘ (اپریل ۲۰۱۷ء) کے عنوان سے تحریک آزادی کشمیر پر تفصیلی تبصرے میں بھارتی حکمرانوں کا اصل چہرہ بے نقاب کیا ہے۔ عابدہ فرمین صاحبہ نے ’عورت کی حیثیت اور ہمارا ادھورا معاشرہ‘ (اپریل ۲۰۱۷ء) میں عورت کے حقوق اور ذمہ داریوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف این جی اوز کے ایجنڈے کی وضاحت کی ہے۔

پروفیسر ملک محمد حسین، جوہر آباد

سید سعادت اللہ حسینی جب بھی لکھتے ہیں، خوب لکھتے ہیں۔ ان کا مضمون ’انتخابی نتائج اور مسلم فکر مندی‘ (مئی ۲۰۱۷ء) ایک عمدہ تحریر ہے۔ اگر ہمارے دینی اور سیاسی قائدین اسے غور سے پڑھیں تو اس میں سب کے لیے خیر و برکت سے بھرپور رہنمائی کے کئی ذراوا ہو سکتے ہیں۔ تنویر قیصر شاہد صاحب کا مضمون معلومات افزا ہے۔

مسلمان سراج، ہوئی شہباز گڑھی، مردان

’ام المؤمنین سیدہ سوڈہ‘ پر مضمون (اپریل ۲۰۱۷ء) ایک قیمتی تذکرہ ہے، جسے مضمون نگار نے سیرۃ الصحابیات سے اخذ کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مضمون میں بڑی روا روئی سے بیانات نقل کیے گئے، جو تحقیق اور احتیاط سے مناسبت نہیں رکھتے۔ مضمون میں تین روایتیں تو منقطع سند کے ساتھ ہیں، جو سخت بے احتیاطی ہے۔